احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 31 دسمبر 2001ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 31 دسمبر 2001ء 15 شوال 1422 ہجری - 31 فتح 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 296

اللہ کی رضا کے لئے

جنگ بدر میں حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ کا مشرک والد اپنے بیٹے ابوعبیدہؓ کی گھات میں لگا رہا مگر ہر دفعہ ابوعبیدہؓ ہٹ جاتے اور محفوظ رہتے۔ مگر جب ان کا والد بار بار ان کے سامنے آیا تو انہوں نے اسے قتل کر دیا۔

(مستدرک حاکم کتاب معرفة الصحابه باب حلية ابی عبیده)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اصل توحید کو قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت سے پورا حصہ لو۔ اور یہ محبت ثابت نہیں ہو سکتی جب تک عملی حصہ میں کامل نہ ہو۔ نری زبان سے ثابت نہیں ہوتی۔ اگر کوئی مصری کا نام لیتا رہے، تو کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ شیریں کام ہو جاوے یا اگر زبان سے کسی کی دوستی کا اعتراف اور اقرار کرے۔ مگر مصیبت اور وقت پڑنے پر اس کی امداد اور دستگیری سے پہلوتہی کرے، تو وہ دوست صادق نہیں ٹھہر سکتا۔ اسی طرح پر اگر خدا تعالیٰ کی توحید کا نرا زبانی ہی اقرار ہو اور اس کے ساتھ محبت کا بھی زبانی ہی اقرار موجود ہو تو کچھ فائدہ نہیں، بلکہ یہ حصہ زبانی اقرار کی بجائے عملی حصہ کو زیادہ چاہتا ہے۔ اس سے یہ مطلب نہیں کہ زبانی اقرار کوئی چیز نہیں ہے۔ نہیں۔ میری غرض یہ ہے کہ زبانی اقرار کے ساتھ عملی تصدیق لازمی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ خدا کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرو۔ اور یہی (دین) ہے اور یہی وہ غرض ہے جس کے لئے مجھے بھیجا گیا ہے۔ پس جو اس وقت اس چشمہ کے نزدیک نہیں آیا۔ جو خدا تعالیٰ نے اس غرض کے لئے جاری کیا ہے وہ یقیناً بے نصیب رہتا ہے۔ اگر کچھ لینا ہے اور مقصد کو حاصل کرنا ہے تو طالب صادق کو چاہئے کہ وہ چشمہ کی طرف بڑھے اور آگے قدم رکھے اور اس چشمہ جاری کے کنارے اپنا منہ رکھ دے اور یہ ہو نہیں سکتا جب تک خدا تعالیٰ کے سامنے غیریت کا چولہ اتار کر آستانہ ربوبیت پر نہ گر جاوے اور یہ عہد نہ کر لے کہ خواہ دنیا کی وجاہت جاتی رہے اور مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں، تو بھی خدا کو نہیں چھوڑے گا اور خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہے گا۔ ابراہیم علیہ السلام کا یہی عظیم الشان اخلاص تھا کہ بیٹے کی قربانی کے لئے تیار ہو گیا۔ (دین) کا منشاء یہ ہے کہ بہت سے ابراہیم بنائے (۔) میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ:

ولی پرست نہ بنو۔ بلکہ ولی بنو
اور پیر پرست نہ بنو۔ بلکہ پیر بنو

تم ان راہوں سے آؤ۔ بے شک وہ تنگ راہیں ہیں۔ لیکن ان سے داخل ہو کر راحت اور آرام ملتا ہے۔ مگر یہ ضروری ہے کہ اس دروازہ سے بالکل ہلکے ہو کر گزرنا پڑے گا۔ اگر بہت بڑی گٹھڑی سر پر ہو تو مشکل ہے۔ اگر گزرنا چاہتے ہو تو اس گٹھڑی کو جو دنیا کے تعلقات اور دنیا کو دین پر مقدم کرنے کی گٹھڑی ہے، پھینک دو۔ ہماری جماعت خدا کو خوش کرنا چاہتی ہے تو اس کو چاہئے کہ اس کو پھینک دے۔ تم یقیناً یاد رکھو کہ اگر تم میں وفاداری اور اخلاص نہ ہو تو تم جھوٹے ٹھہرو گے۔ اور خدا تعالیٰ کے حضور راستباز نہیں بن سکتے۔ ایسی صورت میں دشمن سے پہلے وہ ہلاک ہو گا جو وفاداری کو چھوڑ کر غداری کی راہ اختیار کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ فریب نہیں کھا سکتا اور نہ کوئی اسے فریب دے سکتا ہے، اس لئے ضروری ہے کہ تم سچا اخلاص اور صدق پیدا کرو۔

(ملفوظات جلد دوم ص 138)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شر سے بچائے۔

ٹیچرز ٹریننگ کلاس

ایڈیشنل نظارت اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی کے زیر انتظام ربوہ میں 4 فروری تا 23 فروری 2002ء قرآنی ٹیچر ٹریننگ کلاس منعقد ہو رہی ہے امراء کرام اپنے ضلع سے اس کلاس کے لئے دو ایسے ہونہار طلباء بھجوائیں جو ٹریننگ کے بعد اپنے علاقہ میں جا کر احسن رنگ میں خدمت قرآن کا فریضہ سرانجام دے سکیں۔ کلاس میں شرکت کرنے والوں کے لئے ناظرہ قرآن کریم جاننا بہت ضروری ہے۔ وہ احباب جنہیں اللہ تعالیٰ نے صحت سے نوازا ہے انہیں نظام کے تحت ربوہ آ کر اس کلاس سے ضرور استفادہ کرنا چاہئے۔ امراء کرام جن افراد کو اس کلاس میں شرکت کے لئے بھجوائیں انہیں اپنا تصدیقی خط دینا ہرگز نہ بھولیں اور کلاس میں ایسی جماعت کا نمائندہ بھجوانے کی کوشش کریں جہاں کوئی پڑھانے والا نہیں۔ اور نئے طلباء کو اس کلاس میں بھجوائیں ایسے طلباء جو پہلے کبھی اس کلاس میں شریک نہیں ہوئے۔

(نظارت اصلاح وارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی)

گلاب اور نرگس

1۔ گلاب انگلش مختلف ورائٹی میں نئے سٹاک میں دستیاب ہے۔
2۔ نرگس کی سنک اور پودے۔
3۔ گلیڈی اولا کی سنک اور پودے۔
4۔ ٹیوب لاز۔
5۔ کٹ گلاب، گلاب کے ہار، گجرے، گلدستے، بوکے، اور گرو جن گلاب کی پتیاں دستیاب ہیں۔

نیز گھروں میں پودوں کی دیکھ بھال کے لئے نرسری سے رجوع کریں۔ (انچارج گلشن احمد نرسری)

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

(10)

پر حکمت نصائح ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

ایک روح کی نجات پر خوشی

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا تھا جو حضورؐ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار پڑ گیا (اور اس بیماری سے فوت ہو گیا) حضورؐ اس کی عیادت کیلئے اس کے گھر تشریف لے گئے اور اس کے سرہانے بیٹھ گئے اور اس کو فرمانے لگے کہ مسلمان ہو جا۔ لڑکے نے حضورؐ کی بات سنی اور اپنے باپ کی طرف دیکھا جو وہیں اپنے بیٹے کے پاس ہی تھا۔ باپ نے بیٹے کی نگاہ میں سوال بھانپ لیا اور کہنے لگا جیسے ابوالقاسم کہتے ہیں ویسے ہی کر تو وہ لڑکا مسلمان ہو گیا۔ حضورؐ باہر تشریف لائے اور حضورؐ کی زبان پہ یہ فقرہ تھا کہ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے اس بچہ کو آگ سے بچالیا۔

(بخاری کتاب الجنائز باب اذا اسلم الصبی)

مقدس فوٹو

حضرت مفتی محمد صادق فرماتے ہیں

میرے امریکہ پہنچنے کی خبر امریکہ کے متعدد اخباروں میں شائع ہوئی۔ چند دن بعد مجھے ایک خط ملا جو سینٹ لوئس شہر سے ایک لیڈی کی طرف سے تھا۔ جس میں لکھا تھا۔ ''میں جب بھی مشکلات میں مبتلا ہوتی ہوں۔ تو بارگاہ الٰہی میں دعا کرتی ہوں۔ جس کے نتیجے میں مجھے خواب میں ایک شخص دکھائی دیتا ہے۔ جس کا لباس ایشیائی ہے۔ اور جس کی بتائی ہوئی راہیں میرے لئے باعث مسرت ہوتی ہیں۔ میں خواب دیکھنے والی رات کی ہر صبح یہ ارادہ کر لیتی ہوں۔ کہ اب کے بار اپنے محسن کا نام ضرور پوچھوں گی۔ مگر عین وقت پر بھول جاتی ہوں۔ یا یہ کہا جائے۔ کہ ہوش کھو بیٹھتی ہوں۔

چونکہ وہ شخص بھی ہندوستانی ہی معلوم ہوتا ہے۔ اور آپ بھی ہندوستان سے ہی آئے ہیں۔ اس لئے میں چاہتی ہوں۔ کہ آپ اس بارے میں میری کچھ مدد کریں۔ خط دیکھ کر میرے دل میں تین خیال پیدا ہوئے کہ اول تو حضرت مسیح موعود کی قوت قدسیہ ہے۔ دوم اس زمانہ کے مالک روحانیت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی روحانیت ہے۔ یا میں چونکہ اس ملک میں دعوت الی اللہ کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ میں ہی ہوں۔ غرض میں نے اسے تین فوٹو بھیجے۔ حضرت مسیح موعود۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور اپنا۔

جواب میں مجھے دو فوٹو واپس کر دیئے گئے۔ اور ایک جو حضرت مسیح موعود کا تھا۔ ان الفاظ کے ساتھ رکھ لیا گیا۔ ''آپ کا شکریہ مجھے میرا محسن مل گیا ہے۔ یہی فوٹو اس کے احمدیت قبول کرنے کا باعث ہوا۔

(''صادق بیتی'' ص 28)

اولین فرض

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

تمہارا اولین فرض یہ ہے کہ دنیا کو محمد مصطفیٰ ﷺ کے رب کی طرف بلاؤ اور ان کے اندھیروں کو نور میں بدل دو۔ اور ان کی موت کو زندگی بخش دو۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25 فروری 83۔ دعوت الی اللہ ص 94)

داعیان الی اللہ کا امیر

حضرت حافظ روشن علی صاحب رفیق مسیح موعود کی نظر کمزور تھی اور نہ صرف آپ کی صحت زیادہ اچھی نہیں تھی بلکہ جسم بھی فربہ تھا۔ مگر اس کے باوجود آپ نے (دعوت الی اللہ) کے سلسلہ میں تمام ہندوستان کے طوفانی دورے کئے۔ اور کبھی بھی ان سفروں کی وجہ سے کسی تکلیف کا اظہار نہ کیا۔ آپ سفروں میں نہایت جفاکش تھے۔ سفر میں کسی دوسرے پر اپنا بوجھ نہیں ڈالتے تھے ہاں دوسروں کا بوجھ بٹانے کے لئے ہر دم مستعد رہتے تھے۔ اور جب کسی سفر میں دعوت الی اللہ کے وفد یا کسی اور صورت میں قافلہ کے امیر ہوتے۔ تو آپ نے ہمیشہ اپنے رفقاء کے آرام و آسائش کا خیال رکھا۔ اور اپنی سہولت پر ان کے آرام کو مقدم رکھا آپ کے عمل میں صحیح خادمانہ کیفیت پائی جاتی تھی۔ اور سفر میں آپ اپنے ہمراہیوں سے نہایت نرم اور خوش اخلاق رہتے۔

محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس جو آپ کے شاگردوں میں سے خاص امتیاز کے حامل تھے۔ تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

''آپ کے ساتھ میں نے دہلی، مونگھیر، بھوپال، ڈیرہ دون، منٹگمری، پٹیالہ، سیالکوٹ، لاہور، نارووال، گجرات، جلال پور جٹاں، مالیر کوٹلہ وغیرہ شہروں کا دورہ کیا۔ مگر ایک دفعہ بھی مجھے کسی قسم کی شکایت کا موقع نہ ملا۔ آپ نہایت متواضع بلکہ مجسم محبت تھے۔ آپ خوش مزاج اور ملنسار طبیعت رکھتے تھے۔ مجھے یاد ہے جب میں آپ کے ہمراہ بھوپال گیا۔ تو راستہ میں دہلی سے ہمیں بمبئی میل پر سوار ہونا پڑا۔ اس وقت مجبوراً سیکنڈ کلاس کا ٹکٹ لینا پڑتا تھا۔ اور اتنا کرایہ ہمارے پاس نہ تھا آخر ایک سرونٹ ٹکٹ لیا۔ آپ ان دنوں کچھ مریض بھی تھے۔ مگر یہ امر آپ پر سخت گراں گزرا۔ آپ بار بار مجھ سے راستہ میں سٹیشنوں پر اتر کر فرماتے۔ آؤ جگہیں تبدیل کر لیں۔ مگر میں نے منظور نہ کیا''۔

(الفضل 26۔ جولائی 1929ء ص 2)

سیمینار، نمائش اور ورکشاپ

نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن و آئی بنک

خدمت خلق کے میدان میں ترقیات کی منازل طے کرنے والی نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن و آئی بنک کے زیر اہتمام مورخہ 25 دسمبر 2001ء بروز منگل ایوان محمود ربوہ میں صبح ساڑھے دس بجے ''عطیہ چشم'' کے عنوان سے ایک سیمینار منعقد کیا گیا۔ اس سیمینار کے مہمان خصوصی محترم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت تھے۔ اس تقریب میں شرکت کے لئے فیصل آباد' جھنگ' گوجرانوالہ' ملتان' لاہور' راولپنڈی اور پشاور سے تشریف لائے ہوئے ایسوسی ایشن کے بیرونی برانچز کے عہدیدار بھی شامل تھے۔ تلاوت و نظم کے بعد محترم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی و مفتی سلسلہ نے عطیہ چشم کی شرعی و دینی لحاظ سے حیثیت واضح فرمائی۔ محترم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل نے آیات قرآنی' احادیث نبویہ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے رہنما ارشادات کی روشنی میں عطیہ چشم کے بارے میں خطاب فرمایا۔ آنکھ کا تعارف' بیماریاں اور دیگر تفصیلات سلائیڈز کی مدد سے محترم ڈاکٹر رشید محمد راشد صاحب آئی سپیشلسٹ نے بیان فرمائیں۔ محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا خالد تسلیم احمد صاحب آئی سپیشلسٹ نے آنکھوں کی پیوندکاری اور اس کے نتائج بیان فرمائے۔ محترم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب صدر ایسوسی ایشن نے ایسوسی ایشن کا تعارف پیش کیا۔ فخر الحق شمس صاحب نائب صدر ایسوسی ایشن نے قواعد و ضوابط اور تنظیمی ڈھانچہ سے متعلق بعض اہم امور بیان کئے۔ عطیہ چشم کے حوالے سے ایک نظم اور اپیل محترم آغا عرفان احمد صاحب نے پیش کی۔ سیمینار کے آخر پر سوال و جواب کا سیشن ہوا۔ محترم مہمان خصوصی نے اپنے خطاب میں ایسوسی ایشن کے کام کو سراہا اور عطیہ چشم سے متعلق بعض اہم امور پیش فرمائے۔ دعا کے ساتھ یہ سیمینار اپنے اختتام کو پہنچا۔ جس کے بعد محترم مہمان خصوصی نے عطیہ چشم کے عنوان سے ہی منعقد کی گئی معلوماتی نمائش کا دورہ فرمایا۔

یہ نمائش نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن و آئی بنک کے تعارف' عطیہ چشم کی اہمیت' ضرورت اور دیگر متعلقہ موضوعات کے بارے میں لگائی گئی تھی۔ جس میں فریم شدہ چارٹس' پینٹنگز' تصاویر اور کمپیوٹر میں بعض پروگرامز رکھے گئے تھے۔ اس نمائش میں آنکھوں کا ابتدائی ٹسٹ' ہومیوپیتھی اور یونانی طریقہ علاج پر مبنی سٹالز بھی سجائے گئے۔ خواتین و حضرات نے سیمینار میں شرکت کرنے کے ساتھ ساتھ اس نمائش کو بھی ذوق و شوق سے دیکھا۔

اس موقع پر بیرونی برانچز سے تشریف لائے ہوئے عہدیداران کے لئے مورخہ 24 دسمبر رات 8 تا 10 بجے اور مورخہ 25 دسمبر صبح 8 تا 9:30 بجے ورکشاپ کا اہتمام بھی کیا گیا۔ جس میں ان کو ایسوسی ایشن سے متعلق جملہ امور کی انجام دہی کے بارے میں سیر حاصل معلومات فراہم کی گئیں۔ اور تنظیمی و طبی لحاظ سے بعض اہم امور بھی بیان کئے گئے۔

نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن و آئی بنک کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی اس ورکشاپ کے مہمان خصوصی محترم راجہ منیر احمد خان صاحب سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تھے۔

اللہ تعالیٰ ایسوسی ایشن کے خدمت خلق کے میدان میں مختلف کاموں میں برکت عطا فرمائے نیز ان کو زیادہ سے زیادہ امور سرانجام دینے کی توفیق بھی عطا فرمائے۔ آمین

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعہ 4 جنوری 2002ء

12-05 a.m	اردو کلاس
1-10 a.m	دستاویزی پروگرام
1-40 a.m	مجلس سوال و جواب (انگلش)
2-35 a.m	سنگ میل
2-55 a.m	ہومیوپیتھی کلاس
3-55 a.m	تعارف کتب حضرت خلیفۃ المسیح الاول
4-25 a.m	چائنیز سیکھئے
5-05 a.m	تلاوت۔ خبریں۔ درس حدیث
5-45 a.m	چلڈرنز کارنر
6-45 a.m	مجلس عرفان
7-40 a.m	ایم ٹی اے سپورٹس (کبڈی)
8-30 a.m	مزار حضرت شاہ عبدالمعالی کی زیارت
8-55 a.m	لجنہ میگزین
9-45 a.m	اردو کلاس
11-05 a.m	تلاوت۔ خبریں۔ درس حدیث
11-45 a.m	سرائیکی مذاکرہ

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

وقار عمل کی اہمیت اور فضیلت

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کی روشنی میں

ڈاکٹر محمد عامر خان صاحب مہتمم وقار عمل

''مجلس خدام الاحمدیہ'' کے بانی حضرت مصلح موعود نے نوجوانوں میں اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی روح پیدا کرنے کے لئے وقار عمل کا شعبہ قائم فرمایا۔ اس سے آپ کا مقصد یہ تھا کہ نوجوان کسی بھی جائز کام کو حقیر اور ذلیل نہ سمجھیں بلکہ ہاتھ سے کام نہ کرنے کی عادت اور نکمے پن کو اپنے لئے باعث عار سمجھیں۔

حضور نے اپنے بہت سے خطابات میں مجلس خدام الاحمدیہ کو مخاطب کرتے ہوئے وقار عمل کی اہمیت' طریق کار فوائد اور برکات پر روشنی ڈالی ہے۔ حضور فرماتے ہیں ''میرے نزدیک مجلس خدام الاحمدیہ کو چاہئے کہ وہ مہینہ دو مہینہ میں ایک دن ایسا مقرر کر دیں جس میں ساری جماعت کو شمولیت کی دعوت دیں بلکہ میرے نزدیک شاید یہ مناسب ہوگا کہ بجائے ایک گھنٹہ کام کرنے کے سارا دن کام کے لئے رکھا جائے۔

(مشعل راہ جلد اول ص 92)

وقار عمل کی تحریک کے دو اہم فوائد بیان کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں۔

''اس تحریک کے دو ضروری فوائد حاصل ہوں گے۔ ایک تو نکما پن دور ہوگا اور دوسرے غلامی کو قائم رکھنے والی روح کبھی پیدا نہ ہوگی۔''

(مشعل راہ جلد اول ص 134)

اسوۂ رسولؐ

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ زندگی کے ہر پہلو میں ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے کائنات میں بلند ترین مقام عطا فرمایا اور آپؐ کو ایسے خدام بھی عطا کئے تھے جو آپؐ کی خدمت پر ہمیشہ کمربستہ رہتے اور آپ کے پسینے کی جگہ خون بہانے کو تیار رہتے مگر اس کے باوجود آپؐ اپنے لئے عام دنیاوی معاملات میں کوئی امتیازی حیثیت اختیار کرنا پسند نہ فرماتے اور اپنے ہاتھ سے کام کرنے میں کوئی عار محسوس نہ کرتے تھے۔

آپؐ کی حیات اقدس انفرادی اور اجتماعی وقار عمل کی بے شمار مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ جن میں سے چند ایک پیش خدمت ہیں۔

انفرادی وقار عمل

آنحضرتؐ گھر کے کام کرنے میں کوئی عار محسوس نہ کرتے تھے۔ بلکہ گھر کے چھوٹے چھوٹے کام اپنے ہاتھوں سے سر انجام دے کر آپؐ نے عمل کو وقار بخشا اور ہمارے لئے قابل تقلید نمونہ چھوڑا۔

گھر میں کام کاج کی جھلکیاں

حضور اکرمؐ گھر کے جو کام کرتے تھے ان کا نقشہ حضرت عائشہؓ نے اس طرح کھینچا ہے کہ حضورؐ اپنی جوتی خود مرمت کر لیتے تھے اور اپنا کپڑا سی لیا کرتے تھے۔

(مسند احمد جلد 6ص 121, 167)

دوسری روایات میں ہے کہ آپ اپنے کپڑے صاف کر لیتے' ان کو پیوند لگاتے' بکری کا دودھ دوہتے' اونٹ باندھتے' ان کے آگے چارہ ڈالتے' آٹا گوندھتے اور بازار سے سودا سلف لے آتے۔

(شفا عیاض باب تواضعه)

حضرت حبہؓ اور سواءؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے دیکھا کہ حضورؐ اپنے دست مبارک سے مکان کی مرمت کر رہے ہیں۔ ہم بھی حضورؐ کے ساتھ شریک ہو گئے۔ جب کام ختم ہو گیا تو حضورؐ نے ہمارے لئے دعا کی۔

(مسند احمد جلد 3ص 469)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں عبداللہؓ بن ابی طلحہ کو حضورؐ کے پاس لے گیا۔ اس وقت حضورؐ اپنے اونٹ پر تیل مل رہے تھے۔

(صحیح مسلم کتاب الادب باب استحباب تحنیک المولود)

یہ حضورؐ کے انفرادی وقار عمل کی چند جھلکیاں تھیں اب اجتماعی کاموں میں حضورؐ کی منکسرانہ اور متواضع زندگی کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

تعمیر کعبہ

حضورؐ کے بچپن میں کعبہ کی تعمیر ہو رہی تھی اس میں حضورؐ نے بھی بڑوں کے شانہ بشانہ حصہ لیا اور پتھر اٹھا کر لاتے رہے۔

(بخاری کتاب بنيان الكعبة)

قریش نے آپ کی جوانی کے زمانہ میں جب کعبہ کو گرا کر از سر نو تعمیر کیا آپ نے بھی اس میں حصہ لیا اور حجر اسود کی تنصیب کے وقت قریش کے جھگڑے کو حکم بن کر عمدگی سے حل فرمایا۔

(سیرت ابن ہشام جلد 1ص 209)

بھاری پتھر اٹھائے

مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر ایک بستی تھی جس کا نام قبا تھا رسول کریمؐ کی ہجرت سے قبل کئی مہاجرین مکہ سے آ کر اس بستی میں ٹھہر گئے تھے حضورؐ نے جب خود ہجرت فرمائی تو مدینہ جانے سے قبل اس بستی میں قیام فرمایا۔ یہاں آپؐ نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ ایک مسجد کی بنیاد ڈالی جسے مسجد قبا کہتے ہیں۔

مسجد کی تعمیر میں آپؐ نے خود صحابہ کے ساتھ مزدوروں کی طرح حصہ لیا۔ روایت ہے کہ حضورؐ نے صحابہ سے فرمایا قریب کی پتھریلی زمین سے پتھر جمع کر کے لاؤ۔ پتھر جمع ہو گئے تو حضورؐ نے خود قبلہ رخ ایک خط کھینچا اور خود اس پر پہلا پتھر رکھا۔ پھر بعض بزرگ صحابہ سے فرمایا اس کے ساتھ ایک ایک پتھر رکھو۔ پھر عام اعلان فرمایا کہ ہر ایک شخص ایک پتھر رکھے۔

صحابہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ خود بھاری پتھر اٹھا کر لاتے یہاں تک کہ جسم مبارک جھک جاتا۔ پیٹ پر مٹی نظر آتی۔ صحابہ عرض کرتے ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ یہ پتھر چھوڑ دیں ہم اٹھا لیں گے۔ مگر آپ فرماتے نہیں تم ایسا ہی اور پتھر اٹھا لاؤ۔

(المعجم الكبير للطبرانی جلد 24ص 318)

تعمیر مسجد نبوی

مدینہ پہنچنے کے بعد بھی حضورؐ نے سب سے پہلے ایک مسجد کی تعمیر کی طرف توجہ فرمائی۔ خاندان بنو نجار کے دو یتیم بچوں سے زمین خریدی گئی اور شہنشاہ عالمؐ اپنے قدوسیوں کے ساتھ پھر مزدوروں کے لباس میں آ گیا۔ حضورؐ صحابہ کے ساتھ پتھر اٹھا اٹھا کر لاتے۔ اور صحابہ کو دعا دیتے ہوئے اشعار پڑھتے جن کا ترجمہ یہ ہے۔

کہ یہ بوجھ خیبر کے تجارتی مال کا بوجھ نہیں جو جانوروں پر لد کر آیا کرتا ہے بلکہ اے ہمارے مولیٰ یہ بوجھ تقویٰ اور طہارت کا بوجھ ہے جو ہم تیری رضا کے لئے اٹھاتے ہیں۔ اے ہمارے اللہ اصل اجر تو صرف آخرت کا اجر ہے۔ پس تو اپنے فضل سے انصار و مہاجرین پر اپنی رحمت نازل فرما۔

لاثانی شجر کاری

غلام آزاد ہو گیا

حضرت سلمان فارسیؓ نے جب اسلام قبول کیا اس وقت وہ مدینہ کے ایک یہودی کے غلام تھے اور اس نے حضرت سلمان فارسیؓ کی آزادی کی یہ قیمت مقرر کی کہ وہ کھجور کے تین سو درخت لگائیں نلائی گوڈی کر کے پانی دے کر انہیں تیار کریں اور مالک کے حوالے کر دیں نیز چالیس اوقیہ (ایک پیمانہ) چاندی اس کو ادا کریں۔

حضرت سلمانؓ نے جب حضورؐ کو یہ اطلاع دی تو حضورؐ نے صحابہ سے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کرو۔ چنانچہ صحابہؓ اپنی اپنی حیثیت کے مطابق کھجور کے پودے لے آئے۔ کوئی تیس کوئی بیس کوئی دس۔ یہاں تک کہ تین سو پودے جمع ہو گئے۔

پھر حضورؐ نے ان کے لئے گڑھے کھودنے کا حکم دیا چنانچہ صحابہ نے اپنے بھائی کی پوری پوری مدد کی اور تمام گڑھے اجتماعی وقار عمل سے کھود لئے گئے۔

جب حضورؐ کو اطلاع کی گئی تو حضورؐ نے تمام پودے اپنے ہاتھوں سے گڑھوں میں لگائے۔ صحابہ کہتے ہیں کہ ہم ایک ایک پودے کو حضورؐ کے قریب لاتے اور آپؐ اسے اپنے دست مبارک سے گڑھے میں رکھ دیتے۔ حضرت سلمانؓ کہتے ہیں خدا کی قسم ان پودوں میں سے ایک بھی نہیں مرا اور سارے کے سارے پھولنے پھلنے لگے۔

اس طرح اس یہودی کی شرط پوری ہو گئی۔ اسی طرح حضورؐ کو کسی نے سونا پیش کیا جو حضورؐ نے حضرت سلمانؓ کو دے دیا اور انہوں نے آزادی حاصل کر لی۔

(سيرة ابن ہشام باب اسلام سلمان جلد 1ص 234)

لکڑیاں اکٹھی کیں

ایک سفر کے دوران کھانا تیار کرنے کا وقت آیا تو مختلف صحابہؓ نے اپنے اپنے کام بانٹ لئے۔ کسی نے بکری ذبح کرنے کا کسی نے پکانے کا۔ حضورؐ نے جنگل سے لکڑی اکٹھی کرنے کا کام اپنے ذمہ لیا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کام بھی ہم کر لیں گے۔ آپؐ نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ تم یہ کام بھی کر سکتے ہو مگر میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میں خود کو تم سے ممتاز کروں اور الگ رکھوں کیونکہ اللہ تعالیٰ اس آدمی کو پسند نہیں کرتا جو اپنے ہمراہیوں سے ممتاز بنتا ہے۔

(شرح الزرقانی علی المواهب اللدنيه جلد 4ص 265)

جنگ خندق ایک مثالی وقار عمل

حضورؐ کے زمانے میں سب سے اہم اور سب سے مشکل وقار عمل جنگ خندق کے موقع پر ہوا۔ شوال 5ھ میں کفار مکہ کی سرکردگی میں پندرہ ہزار کا لشکر مدینہ پر حملہ آور ہوا۔ جس کی روک تھام کے لئے مدینہ کے غیر محفوظ حصہ کے سامنے خندق کھودنے کا فیصلہ ہوا۔

حضورؐ نے خود اپنی نگرانی میں موقع پر نشان لگا کر پندرہ پندرہ فٹ کے ٹکڑوں کو دس دس صحابہ کے سپرد فرمایا

(فتح الباری شرح بخاری جلد 7ص 397 از ابن حجر عسقلانی)

ان ٹولیوں نے اپنے کام کی تقسیم اس طرح کی کہ کچھ

باقی صفحہ 6 پر

قطرہ قطرہ زندگی - لفظ لفظ آب حیات

پیغام صلح از حضرت مسیح موعود سے چند انمول موتی

مرتبہ: پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

☆۔ اے میرے قادر خدا۔ اے میرے پیارے رہنما۔ تو ہمیں وہ راہ دکھا جس سے تجھے پاتے ہیں اہل صدق وصفا۔ اور ہمیں ان راہوں سے بچا جن کا مدعا صرف شہوات ہیں یا کینہ یا بغض یا دنیا کی حرص وہوا۔ (ص1)

☆۔ اے ہموطنو! وہ دین دین نہیں ہے جس میں عام ہمدردی کی تعلیم نہ ہو اور وہ انسان انسان نہیں ہے جس میں ہمدردی کا مادہ نہ ہو۔ (ص2)

☆۔ اس (اللہ تعالیٰ) کی پیدا کردہ عناصر یعنی ہوا اور پانی اور آگ اور خاک اور ایسا ہی اس کی دوسری تمام پیدا کردہ چیزوں اناج اور پھل اور دوا وغیرہ سے تمام قومیں فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ پس یہ اخلاق ربانی ہمیں سبق دیتے ہیں کہ ہم بھی اپنے بنی نوع انسانوں سے مروّت اور سلوک کے ساتھ پیش آویں اور تنگ دل اور تنگ ظرف نہ بنیں۔ (ص2)

☆۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے۔ تمام ملکوں کے راستباز یہ گواہی دیتے آئے ہیں کہ خدا کے اخلاق کا پیرو ہونا انسانی بقاء کیلئے ایک آب حیات ہے اور انسانوں کی جسمانی اور روحانی زندگی اسی امر سے وابستہ ہے کہ وہ خدا کے تمام مقدس اخلاق کی پیروی کرے جو سلامتی کا سرچشمہ ہیں۔ (ص2)

☆۔ خدا نے قرآن شریف کو پہلے اسی آیت سے شروع کیا ہے جو سورۃ فاتحہ میں ہے کہ الحمد للہ رب العٰلمین۔ یعنی تمام کامل اور پاک صفات خدا سے خاص ہیں جو تمام عالموں کا رب ہے۔ عالم کے لفظ میں تمام مختلف قومیں اور مختلف زمانے اور مختلف ملک داخل ہیں اور اس آیت سے جو قرآن شریف شروع کیا گیا۔ یہ درحقیقت ان قوموں کا رد ہے جو خدا تعالیٰ کی عام ربوبیت اور فیض کو اپنی ہی قوم تک محدود رکھتے ہیں اور دوسری قوموں کو ایسا خیال کرتے ہیں کہ گویا وہ خدا تعالیٰ کے بندے ہی نہیں۔ (ص2)

☆۔ خدا کا فیض عام ہے جو تمام قوموں اور ملکوں اور تمام زمانوں پر محیط ہو رہا ہے۔ یہ اس لئے ہوا کہ تا کسی قوم کو شکایت کرنے کا موقع نہ ملے۔ اور یہ نہ کہیں کہ خدا نے فلاں فلاں قوم پر احسان کیا مگر ہم پر نہ کیا۔ یا فلاں قوم کو اس کی طرف سے کتاب ملی۔ تا وہ اس سے ہدایت پاویں۔ مگر ہم کو نہ ملی۔ یا فلاں زمانہ میں وہ اپنی وحی اور الہام اور معجزات کے ساتھ ظاہر ہوا مگر ہمارے زمانہ میں مخفی رہا۔ (ص4)

☆۔ عزیزو! آخرت کا معاملہ تو عام لوگوں پر اکثر مخفی رہتا ہے۔ اور انہیں پر عالم عقبیٰ کا راز کھلتا ہے جو مرنے سے پہلے مرتے ہیں۔ مگر دنیا کی نیکی اور بدی کو ہر ایک دوراندیش عقل شناخت کر سکتی ہے۔ (ص5)

☆۔ یہ بات کسی پر پوشیدہ نہیں کہ اتفاق ایک ایسی چیز ہے کہ وہ بلائیں جو کسی طرح دور نہیں ہو سکتیں اور وہ مشکلات جو کسی تدبیر سے حل نہیں ہو سکتیں وہ اتفاق سے حل ہو جاتی ہیں۔ پس ایک عقلمند سے بعید ہے کہ اتفاق کی برکتوں سے اپنے تئیں محروم رکھے۔ (ص5)

☆۔ آپ لوگ بفضلہٖ تعالیٰ تعلیم یافتہ بھی ہو گئے اب کینوں کو چھوڑ کر محبت میں ترقی کرنا زیبا ہے اور بے مہری کو چھوڑ کر ہمدردی اختیار کرنا آپ کی عقلمندی کے مناسب حال ہے۔ (ص5)

☆۔ دنیا کی مشکلات بھی ایک ریگستان کا سفر ہے جو عین گرمی اور تمازت آفتاب کے وقت کیا جاتا ہے۔ پس اس دشوار گزار راہ کیلئے باہمی اتفاق کے اس سرد پانی کی ضرورت ہے جو اس جلتی ہوئی آگ کو ٹھنڈی کر دے اور نیز پیاس کے وقت مرنے سے بچاوے۔ (ص6)

☆۔ جو کچھ خدا نے مجھے خبر دی ہے وہ بھی یہی ہے کہ اگر دنیا اپنی بدعملی سے باز نہیں آئے گی اور برے کاموں سے توبہ نہیں کرے گی تو دنیا پر سخت بلائیں آئیں گی۔ اور ایک بلا ابھی بس نہیں کرے گی کہ دوسری بلا ظاہر ہو جائے گی۔ (ص6)

☆۔ چھوٹے چھوٹے اختلاف صلح کے مانع نہیں ہو سکتے۔ بلکہ وہی اختلاف صلح کا مانع ہوگا جس میں کسی کے مقبول پیغمبر اور مقبول الہامی کتاب پر توہین اور تکذیب کے ساتھ حملہ کیا جائے۔ (ص6)

☆۔ اس میں شک نہیں کہ سری کرشن اپنے وقت کا نبی اور اوتار تھا اور خدا اس سے ہم کلام ہوتا تھا۔ (ص7)

☆۔ باوا صاحب اپنی جنم ساکھیوں اور گرنتھ میں کھلے کھلے طور پر الہام کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ ایک جگہ وہ اپنی ایک جنم ساکھی میں لکھتے ہیں مجھے خدا کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ دین اسلام سچا ہے۔ اسی بناء پر انہوں نے حج بھی کیا اور تمام اسلامی عقائد کی پابندی اختیار کی اور بلاشبہ یہ بات ثابت ہے کہ ان سے کرامات اور نشان بھی صادر ہوئے ہیں اور اس بات میں کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ باوانانک ایک نیک اور برگزیدہ انسان تھا۔ (ص7)

☆۔ خدا کی وحی اور خدا کا الہام اس زمانہ سے منقطع نہیں کیا گیا۔ بلکہ جیسا خدا پہلے بولتا تھا۔ اب بھی بولتا ہے اور جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔ اب بھی سنتا ہے۔ (ص8,9)

☆۔ پس مجھے اس بات کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ خدا کے ان بزرگ نبیوں کی ہتک اور ان کو گالیاں دینا جن کی غلامی اور اطاعت کے حلقہ میں ہر طبقہ کے کروڑہا انسان داخل ہیں اس کا نتیجہ کیسا ہے اور انجام کار اس کا پھل کیا ہے کیونکہ کوئی ایسی قوم نہیں کہ جو ایسے نتیجہ کو کچھ نہ کچھ دیکھ چکی ہو۔ (ص14)

☆۔ قدیم تجربہ اور بار بار کی آزمائش نے اس امر کو ثابت کر دیا ہے کہ مختلف قوموں کے نبیوں اور رسولوں کو توہین سے یاد کرنا اور ان کو گالیاں دینا ایک ایسی زہر ہے کہ نہ صرف انجام کار جسم کو ہلاک کرتی ہے۔ بلکہ روح کو بھی ہلاک کر کے دین اور دنیا دونوں کو تباہ کرتی ہے۔ (ص14)

☆۔ وہ ملک آرام سے زندگی بسر نہیں کر سکتا جس کے باشندے ایک دوسرے کے رہبر دین کی عیب شماری اور ازالہ حیثیت عرفی میں مشغول ہیں اور ان قوموں میں ہرگز سچا اتفاق نہیں ہو سکتا جن میں سے ایک قوم یا دونوں ایک دوسرے کے نبی یا رشی اور اوتار کو بدی یا بدزبانی کے ساتھ یاد کرتے رہتے ہیں۔ (ص14)

☆۔ اور ہم لوگ دوسری قوموں کے نبیوں کی نسبت ہرگز بدزبانی نہیں کرتے۔ بلکہ ہم یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ جس قدر دنیا میں مختلف قوموں کے لئے نبی آئے ہیں اور کروڑہا لوگوں نے ان کو مان لیا ہے اور دنیا کے کسی ایک حصہ میں ان کی محبت اور عظمت جاگزیں ہو گئی ہے اور ایک زمانہ دراز اس محبت اور اعتقاد پر گزر گیا ہے تو بس یہی ایک دلیل ان کی سچائی کیلئے کافی ہے کیونکہ اگر وہ خدا کی طرف سے نہ ہوتے تو یہ قبولیت کروڑہا لوگوں کے دلوں میں نہ پھیلتی۔ خدا اپنے مقبول بندوں کی عزت دوسروں کو ہرگز نہیں دیتا اور اگر کوئی کاذب ان کی کرسی پر بیٹھنا چاہے تو جلد تباہ ہوتا ہلاک کیا جاتا ہے۔ (ص15, 14)

☆۔ اسلام وہ پاک اور صلح کار مذہب تھا جس نے کسی قوم کے پیشوا پر حملہ نہیں کیا۔ اور قرآن وہ قابل تعظیم کتاب ہے جس نے قوموں میں صلح کی بنیاد ڈالی اور ہر ایک قوم کے نبی کو مان لیا۔ اور تمام دنیا میں یہ فخر قرآن کو حاصل ہے جس نے دنیا کی نسبت ہمیں یہ تعلیم دی کہ (۔) یعنی تم اے مسلمانو! یہ کہو کہ ہم دنیا کے تمام نبیوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان میں یہ تفرقہ نہیں ڈالتے کہ بعض کو مانیں اور بعض کو رد کر دیں۔ اگر ایسی صلح کار کوئی اور الہامی کتاب ہے تو اس کا نام لو۔ (ص21)

☆۔ میں نہایت نیک نیتی سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ قوموں نے یہ عادت اختیار کر رکھی ہے۔ اور یہ ناجائز طریق اپنے مذہب میں اختیار کر لیا ہے کہ دوسری قوموں کے نبیوں کو بدگوئی اور دشنام دہی کے ساتھ یاد کریں۔ وہ نہ صرف بے جا مداخلت سے جس کے ساتھ ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں خدا کے گناہ گار ہیں۔ بلکہ وہ اس گناہ کے بھی مرتکب ہیں کہ بنی نوع میں نفاق اور دشمنی کا بیج بوتے ہیں۔ (ص22)

☆۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں اس قدر ہمیں طریق ادب اور اخلاق کا سبق سکھلایا ہے کہ وہ فرماتا ہے کہ (۔) (سورۃ الانعام الجزو نمبر 7) یعنی تم مشرکوں کے بتوں کو بھی گالی مت دو کہ وہ پھر تمہارے خدا کو گالیاں دیں گے۔ کیونکہ وہ اس خدا کو جانتے نہیں۔ اب دیکھو کہ باوجود یہ کہ خدا کی تعلیم کی رو سے بت کچھ چیز نہیں۔ مگر پھر بھی خدا مسلمانوں کو یہ اخلاق سکھلاتا ہے کہ بتوں کی بدگوئی سے بھی اپنی زبان بند رکھو اور صرف نرمی سے سمجھاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ مشتعل ہو کر خدا کو گالیاں نکالیں۔ اور ان گالیوں کے تم باعث ٹھہر جاؤ۔ پس ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اسلام کے اس عظیم الشان نبی کو گالیاں دیتے اور توہین کے الفاظ سے اس کو یاد کرتے اور وحشیانہ طریقوں سے اس کی عزت اور چال چلن پر حملہ کرتے ہیں وہ بزرگ نبی جس کا نام لینے سے اسلام کے عظیم الشان بادشاہ تخت سے اترتے ہیں۔ اور اس کے احکام کے آگے سر جھکائے اور اپنے تئیں اس کے ادنیٰ غلاموں سے شمار کرتے ہیں۔ کیا یہ عزت خدا کی طرف سے نہیں۔ (ص22)

باقی صفحہ 6 پر

مجھے دیکھ طالب منتظر مجھے دیکھ شکل مجاز میں

ایک باغبان کی کہانی جسے خدائی وعدوں پر سچا ایمان تھا

ندائے احمدیت ریڈیو سے جماعت احمدیہ کے پر کیف پروگراموں کا تذکرہ

مکرم شیخ نثار احمد صاحب

مشہور شاعر علامہ اقبال نے بڑی حسرت کے ساتھ اپنی ایک نظم میں سجدوں کے بے اثر ہونے کا اظہار کیا۔ چنانچہ اس کیفیت کو اپنے اشعار میں ایں طرح ادا کرتے ہیں۔

کبھی اے حقیقت منتظر نظر آ لباس مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں تری جبین نیاز میں
نہ وہ عشق میں رہیں گرمیاں نہ وہ حسن میں رہیں شوخیاں
نہ وہ غزنوی میں تڑپ رہی نہ وہ خم ہے زلف ایاز میں
میں جو سر بسجدہ ہوا کبھی تو زمیں سے آنے لگی صدا
ترا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے جواباً اپنی ایک معرکۃ الآراء نظم میں اس کا جواب دیا۔ اس کے کچھ اشعار ملاحظہ فرمائیے۔

مجھے دیکھ طالب منتظر مجھے دیکھ شکل مجاز میں
جو خلوص دل کی رمق بھی ہے ترے ادعائے نیاز میں
ترے دل میں میرا ظہور ہے تیرا سر ہی خود سر طور ہے
تری آنکھ میں مرا نور ہے مجھے کون کہتا ہے دور ہے
مجھے دیکھتا جو نہیں ہے تو' یہ تری نظر کا قصور ہے
مجھے دیکھ طالب منتظر مجھے دیکھ شکل مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں تری جبین نیاز میں
مجھے دیکھ رفعت کوہ میں مجھے دیکھ پستئ کاہ میں
مجھے دیکھ عجز فقیر میں مجھے دیکھ شوکت شاہ میں
نہ دکھائی دوں تو یہ فکر کر کہیں فرق ہو نہ نگاہ میں

اس نظم کے ترجمان تو اس کی کیفیت سے اتنے مانوس ہیں کہ گزشتہ 100 سال سے اس کا عملی مشاہدہ کرتے چلے آرہے ہیں۔ اور ہر نیا سال ایک نئی شان سے ایک نئی بہار لے کر آتا ہے۔ جبکہ خزاں کے موسم بھی بہاروں میں بدلتے جا رہے ہیں۔

انہی بہاروں اور نظاروں کو دیکھنے کی آرزو لے کر خاکسار نے دیار مغرب کے سفر کا ارادہ کیا۔ اور یورپ اور امریکہ میں اس کے حسین مناظر کا مشاہدہ کیا۔ ان مناظر کی حسین عکاسی تو محترم و مکرم عبدالسمیع نون صاحب نے کمال عمدگی سے اپنے جرمنی کے سالانہ جلسہ کی روداد۔ جو الفضل میں کچھ عرصہ ہوئے چھپی میں کی ہے۔ لیکن نظارے اتنے بے شمار ہیں کہ کہاں تک سنو گے کہاں تک سناؤں۔ بھلا آسمان سے اترتے ہوئے ان گنت فضلوں کا شمار ممکن ہے۔ حیرت ہوتی ہے اور دل خداتعالیٰ کے انعامات اور وعدوں کو پورے ہوتے دیکھ کر بے ساختہ اس کی حمد سے لبریز ہو جاتا ہے۔ 100 سال پہلے ایک باغبان نے ایک پودہ لگایا۔ ابھی وہ ابتدائی حالت میں ہی تھا اور تیز ہوائیں اور آندھیوں کے طوفان چاروں طرف سے اس نرم و نازک پودے کو جڑ سے اکھاڑنے پر تلے نظر آتے تھے عین اس وقت اس باغبان نے ایک حیرت انگیز اعلان کر دیا کہ اس پودے کو اس قدر پھل لگے گا کہ وہ میووں سے بھر جائے گا۔

کتنا عجیب تھا وہ باغبان۔ کتنا بھروسہ تھا اسے اپنے پودے پر۔ کتنا بے نیاز تھا وہ ان آندھیوں اور بگولوں سے۔ کونسی طاقت تھی اس کے پاس کون سی قوت تھی۔ اتنا یقین۔ اتنا اعتماد۔ کیا کوئی انسان محض اپنی طاقت پر اتنا ناز کر سکتا ہے۔ کیا کوئی اپنی عقل سے آئندہ آنے والے حالات کی اس قدر مکمل تصویر کشی کر سکتا ہے۔

لیکن کتنا معصوم سا باغبان تھا۔ سب راز بتلا دیئے۔ کچھ بھی تو نہیں چھپایا۔ بڑے پیار سے ہر ایک کو بتلایا کہ دیکھو اس باغ کا اصل مالک تو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے جو ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا۔ وہ ہر عیب سے ہر کمزوری سے پاک ہے۔ اس کا نہ کوئی ہمسر ہے نہ کوئی ثانی۔ وہی خالق ہے وہی مالک ہے۔ وہی رحمان ہے وہی رحیم ہے۔ جب وہ کسی چیز کا ارادہ فرماتا ہے تو صرف کہتا ہے کہ ہو جا اور وہ ہو کر رہتی ہے۔

پھر اس باغبان نے کہا کہ مجھے تو اس مالک نے کہا ہے کہ تیرا کام صرف بیج ڈالنا ہے۔ باقی اس کا پھلنا پھولنا اور اس کی حفاظت کرنا اس حقیقی مالک نے اپنے ذمہ لگا رکھا ہے۔ یہ بھی تو اسی مالک نے مجھے کہا ہے کہ اتنا پھل لگے گا کہ میووں سے بھر جائے گا۔ بھلا اتنی بڑی بات میں خود کیسے کر سکتا ہوں۔ میں تو ایک عاجز سا غلام ہوں۔

کسی سیانے نے اس باغبان سے پوچھا کہ آخر اس چیز کا کیا ثبوت ہے کہ اس حقیقی مالک نے تمہیں یہ پودا لگانے کو کہا ہے۔

تب اس باغبان نے بڑے ہی بھولے پن سے اور بڑی ہی معصومیت سے کہا آپ خود ہی اس حقیقی مالک سے پوچھ لیں کہ اس نے میرے ذمہ یہ کام لگایا ہے یا نہیں۔ میری سچائی کا تو وہ مالک حقیقی ہی گواہ ہے۔

جب پوچھنے والے نے اس کا طریقہ پوچھا تو باغبان نے کہا کہ طریقہ تو بڑا آزمودہ ہے اور کوئی نیا بھی نہیں۔ صرف روح اور جسم کو ہر آلائش سے پاک کر کے اس حقیقی مالک کے آگے سجدہ ریز ہو جانا۔ کیونکہ وہ بڑا حشمت و جاہ و جلال والا آقا ہے۔ اور یاد رکھو! بادشاہوں کے دربار میں جاؤ تو کچھ نذرانہ بھی پیش کرتے ہیں۔ اس لئے سجدہ میں اپنے آنسوؤں کا نذرانہ بھی ضرور پیش کرنا اور پھر اس سے التجا کرنا اور رہنمائی مانگنا۔ تو یقیناً تمہیں میری سچائی کا ثبوت مل جائے گا۔

تب اس سیانے نے پوچھا کہ کیا کوئی ایسے لوگ موجود ہیں۔ جنہوں نے یہ طریقہ کار اختیار کیا۔ تب اس باغبان نے کہا۔ ہاں یہ چند لاکھ لوگ ہیں۔ ہر رنگ و نسل کے۔ ان سے پوچھ لو۔ یہ میری سچائی کی تصدیق کریں گے۔

تب اس سیانے نے پوچھا کہ صرف یہ چند لاکھ لوگ ہی تمہاری تصدیق کریں گے۔ اس کے بعد کیا سلسلہ بند ہو جائے گا۔

تب اس باغبان نے کہا۔

نہیں نہیں۔ اس مالک حقیقی نے مجھے کہا ہے کہ یہ پھل بڑھتے چلے جائیں گے۔ پھر ایسا وقت آئے گا کہ کروڑ ہوں گے۔ پھر دو کروڑ۔ پھر دس کروڑ۔ پھر 20 کروڑ۔ پھر 30 کروڑ۔ حتیٰ کہ بے حساب ہو جائیں گے۔ اس وقت شاید میں نہ ہوں لیکن میرا کوئی نہ کوئی نائب اس باغ کا باغبان ہوگا۔ جب یہ سب نظارہ سچا ثابت ہو تو پھر یقین کر لینا کہ میں سچ بول رہا تھا۔

جب من ہائم جرمنی کے جلسے میں حضرت امام جماعت احمدیہ نے یہ پرشوکت اعلان فرمایا کہ صرف امسال جماعت میں شامل ہونے والے دنیا کے 174 ممالک کے لوگوں کی تعداد آٹھ کروڑ سے زائد ہے تب جلسہ گاہ سے خداتعالیٰ کی حمد اور بڑائی اور شکر کے پرشگاف نعرے بلند ہو رہے تھے۔ لیکن میرا دل اس باغبان کے مکالمے میں کھو کر رہ گیا۔ جس نے 100 سال قبل یہ تمام باتیں اپنی سچائی کے ثبوت کے طور پر پیش کی تھیں۔

پھر اس شام جب میں 50 ہزار مختلف ملکوں، نسلوں اور رنگ برنگے لوگوں کے ساتھ خدا کے حضور سجدہ ریز تھا۔ تب میرے دل کے ہر گوشے سے ایک ہی صدا تھی۔ ایک ہی آواز تھی۔ اے باغبان۔ اے مالک حقیقی کے غلام۔ تو واقعہ میں سچا تھا۔ کیونکہ جو وعدہ تجھ سے تیرے مالک حقیقی نے کیا تھا۔ وہ پوری آن سے پورا ہو رہا ہے۔ ع

بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

جلسہ سالانہ کے ان بابرکت ایام میں پیارے امام جماعت سے ملاقات ایک انتہائی دلفریب اور مسحور کن لمحہ ہوتا ہے۔ جس کی خوشبو دل و دماغ کو ہر وقت معطر رکھتی ہے۔ حضور سے مصافحہ کرتے ہوئے بے ساختگی سے گلے لگ گیا۔ اور حضور نے بھی اس عاجز کو اسی محبت بھرے جذبات سے نوازا۔

یہ عشق و وفا کے دلفریب منظر۔ یہ عاشق اور معشوق کی محبت بھری باتیں۔ کوئی ناآشنا کیا سمجھے۔ کہتے ہیں Taste of Pudding is in its eating یعنی پڈنگ کھانے کا اصل مزا تو اسے ہی ملتا ہے جو اسے کھائے۔

حضور سے ملاقات کے بعد جب باہر آیا تو ایک بات نوٹ کی کہ جو بھی حضور سے ملاقات کے بعد باہر آتا ہے۔ جن میں عورتیں مرد اور بچے شامل ہیں۔ ان کے چہرے مسرت و شادمانی سے کھلے ہوئے ہوتے ہیں جیسے انہیں دنیا جہان کی دولت مل گئی ہے۔ میں نے سوچا اس میں شک بھی کیا ہے۔

خداتعالیٰ نے 174 ممالک کے لگ بھگ 15 کروڑ افراد کے دل میں اپنے امام کے لئے ایسی محبت پیدا کی ہے۔ جو حیرت انگیز ہے۔ اور دلچسپ بات یہ ہے کہ ان 15 کروڑ افراد میں شائد ہر شخص یہ سمجھتا ہے کہ میرے جیسی محبت حضرت صاحب اور کسی سے نہیں کرتے۔ روحانی لیڈرشپ کا اس سے بڑھ کر کوئی ثبوت اور کیا ہوگا۔ جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے۔

جرمنی۔ ہالینڈ اور فرانس کے دورے کے بعد خاکسار کا ارادہ امریکہ کا تھا۔ امریکہ پہنچ کر بڑی خوشی کن خبر ملی کہ ندائے احمدیت جو جماعت احمدیہ کا ریڈیو پروگرام Houston شہر میں چلتا ہے وہ باقاعدگی سے جاری ہے۔ ہیوسٹن شہر امریکہ کا چوتھا بڑا شہر ہے۔ اور وہاں تقریباً 50 ہزار کے قریب پاکستانی اور اس کے علاوہ انڈین بھی آباد ہیں۔

یہ ریڈیو سٹیشن ویسے تو سارا دن اردو پروگرام پاکستانیوں کے لئے نشر کرتا ہے اور اسے تمام پاکستانی اپنے گھروں اور کاروں میں باقاعدگی سے سنتے ہیں۔ لیکن جماعت ہیوسٹن بھی 2۔ گھنٹے کے لئے یہ پروگرام نشر کرتی ہے۔ ایک گھنٹہ اردو اور ایک گھنٹہ انگریزی میں۔ اس کے علاوہ بنگلہ زبان میں جماعت کا پروگرام ہوتا ہے۔

اس پروگرام ندائے احمدیت کے روح رواں ہیوسٹن جماعت کے چند جوشیلے نوجوان ہیں۔ جنہوں نے تمام پروگرام کا بوجھ اپنے سر پر اٹھا رکھا ہے۔ ان میں نمایاں شیخ اعجاز احمد، شیخ افتخار احمد، مظفر احمد مرزا صاحب اور داؤد منیر صاحب جو مولوی اسماعیل منیر صاحب کے صاحبزادے ہیں۔ شیخ افتخار احمد صاحب انگریزی پروگرام کرتے ہیں۔

خاکسار جب وہاں گیا تو برادرم داؤد منیر صاحب نے فوراً ٹیلی فون کر کے کہا کہ کل پروگرام کی ریکارڈنگ ہے۔ آپ بھی آئیں۔ چنانچہ خاکسار نے تقریباً 2 مہینے وہاں قیام کے دوران 5-6 ریڈیو پروگراموں میں شرکت کی سعادت پائی۔ امریکہ ایسا ملک ہے جہاں آزادی اظہار کی وجہ سے ہر ایک کو اپنا نقطہ نظر بیان کرنے کی پوری آزادی ہے۔ ہمارا یہ پروگرام بھی وہاں بہت باقاعدگی سے سنا جاتا ہے۔

باقی صفحہ 6 پر

تبصرہ

اک سفر اور سہی

تبصرہ کے لئے کتاب کی دو کاپیوں کا آنا ضروری ہے

نام سفرنامہ : اک سفر اور سہی
تحریر : محمد داؤد طاہر صاحب
مطبوعہ : فیروزسنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ لاہور
صفحات : 368
قیمت : تین صد روپے

اردو ادب کی مختلف اصناف میں سے سفرنامہ نگاری ایک دلچسپ معلوماتی اور قدرے مشکل صنف ہے۔ معیاری سفرنامہ تحریر کرنے کے لئے سیر حاصل عمومی معلومات، جغرافیہ، سیاست اور سیاحت کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ ایک ایسا آرٹ ہے جو ہر شخص میں موجود نہیں ہوتا۔ لیکن محمد داؤد طاہر صاحب سفرنامہ لکھنے کی نہ صرف تمام خوبیوں سے واقف ہیں بلکہ ان کے تحریر کردہ سفرنامے پاکستان میں قبولیت کا درجہ حاصل کر چکے ہیں۔ زیرنظر کتاب موصوف کا تازہ ترین سفرنامہ ہے جو انہوں نے کویت کے سفر کے بارے میں جامع اور دلچسپ انداز میں تحریر کیا ہے۔

اس سے پہلے داؤد طاہر صاحب اپنی سیاحت کا حال دو سفرناموں کی شکل میں قلمبند کر چکے ہیں۔ ان میں سے پہلا ''شوق ہم سفر میرا'' بنیادی طور پر امریکہ کا سفرنامہ ہے جس میں جرمنی، فرانس، انگلینڈ، میکسیکو اور کینیڈا کا بھی ذکر ہے۔ جب کہ دوسرے سفرنامے ''سفر زندگی ہے'' میں ان کے ایران اور ترکی کے سفر کا حال بیان ہوا ہے۔ انہوں نے ستمبر 1999ء میں کویت کا تاریخی سفر کیا۔ اپنے قیام کے دوران انہوں نے کویت کا چپہ چپہ چھان مارا۔ خلیجی جنگ کے نتیجے میں کویت کو ملنے والی شہرت نے ان کے سفر کو مزید دلچسپ اور تاریخی بنا دیا۔

اس خوبصوت سفرنامے کا دیباچہ پاکستان کے ایک معروف کالم نگار نے تحریر کیا ہے جس میں انہوں نے ہلکے پھلکے انداز میں مصنف کے طریق کار، خوبیوں اور مخصوص طرز تحریر پر قلم اٹھایا ہے۔ مصنف نے اپنے سفرنامہ کے آغاز میں بعض حالات سفر کے آغاز سے پہلے کے شامل کئے ہیں، آغاز سفر کا احوال اور کویت میں ورود کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔ کویت کے بارے میں انہوں نے جامع اور معین معلومات فراہم کی ہیں یعنی کویت خلیج عرب کے شمال مشرقی ساحل پر واقع آبادی کے لحاظ سے ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ اس کے ایک طرف سعودی عرب واقع ہے تو دوسری جانب عراق۔ اس کا رقبہ 17 ہزار 8 سو 18 کلومیٹر ہے۔ اس کے اہم شہروں میں کویت، الاحمدی، اور الجھراء شامل ہیں۔ 1997ء میں اس ملک میں 22 لاکھ افراد بستے تھے۔ تاریخ کے سربستہ رازوں کا امین ملک کویت اپنے اندر بے شمار خزانے اور تاریخی ادوار سموئے ہوئے ہے، مصنف نے ماہرانہ اور خوبصورت انداز میں دلچسپ کہانی کے رنگ میں ان ادوار سے پردہ اٹھایا ہے۔

کویت کے بارے میں اہم معلومات کے بعد زیر تبصرہ سفرنامے میں اہم شہروں کی سیر کا احوال بھی شامل کیا گیا ہے۔ الجھراء شہر کا شمار کویت کی قدیم ترین آبادیوں میں ہوتا ہے۔ الاحمدی شہر کویت کا وہ اہم شہر ہے جو سرسبز اور خنکی کی وجہ سے مشہور ہے۔ یہ اس وقت کے امیر شیخ احمد الجابر الصباح کے نام سے منسوب ہے۔ قیام پاکستان کے تقریباً ایک سال بعد آباد ہونے والا یہ شہر کویت آئل کمپنی نے اپنے ملازمین کی رہائش کے لئے تعمیر کیا تھا۔ مصنف نے اس سفرنامے میں مختلف معلومات اور سیاحت کا احوال خوبصورت عناوین کے تابع درج کیا ہے۔ ان میں چند یہ ہیں: کس منہ سے شکر کیجئے اس لطف خاص کا، کیا خبر اس مقام سے گزرے ہیں کتنے کارواں، غیر از نگاہ اب کوئی حائل نہیں رہا، میں دوریوں کے باوجود ترے آس پاس تھا، جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہے اک مقدس فرض کی تکمیل ہوتی ہے یہاں، مدنظر ہے خاطر مہمان نگاہ میں، کشاں کشاں ترے نزدیک آتے جاتے ہیں، ظلم اور ظلم کی میعاد کے دن تھوڑے ہیں، تری محفل کو خدا رکھے ابد تک قائم، اٹھیے کہ اب لذت سحر آ گئی۔ اپنے سفرنامہ کے آخری حصہ میں انہوں نے کویت سے واپسی کا احوال درج کیا ہے۔ بظاہر کہانی کے انداز میں لکھا گیا یہ سفرنامہ اپنے اندر بہت سی ایسی معلومات اور راز سموئے ہوئے ہے جو اب تک سامنے نہیں آئے تھے۔ کتاب کے آخری ٹائیٹل پر جمیل الدین عالی، اشفاق احمد اور افتخار عارف کے ماہرانہ تبصرے درج ہیں۔

جادہ شوق میں اک راہ گزر اور سہی
اک سفر اور سہی ، سمت سفر اور سہی

(ایف شمس)

بقیہ صفحہ 3

آدمی کھدائی کرتے تھے اور کچھ کھدی ہوئی مٹی اور پتھروں کو ٹوکریوں میں بھر کر کندھوں پر لاد کر باہر پھینکتے تھے۔

حضورؐ بیشتر وقت خندق کے پاس گزارتے اور بسا اوقات خود بھی صحابہ کے ساتھ مل کر کھدائی اور مٹی اٹھانے کا کام کرتے تھے۔ اور ان کی طبائع میں شگفتگی قائم رکھنے کے لئے بعض اوقات آپ کام کرتے ہوئے شعر پڑھنے لگ جاتے جس پر صحابہ بھی آپ کے ساتھ سر ملا کر وہی شعر یا کوئی دوسرا شعر پڑھتے۔

ایک صحابی کی روایت ہے کہ میں نے آنحضرتؐ کو ایسے وقت میں یہ اشعار پڑھتے ہوئے سنا کہ آپ کا جسم مبارک مٹی اور گردوغبار کی وجہ سے بالکل ڈھکا ہوا تھا۔
(بخاری کتاب المغازی باب غزوة الخندق)

سخت فاقے اور سردی کے ایام میں صحابہ تھکن سے چور تھے اور ایک پتھر توڑنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ اور حضورؐ کو اطلاع دی۔ حضورؐ نے بھی صحابہؓ کی طرح پیٹ پر پتھر باندھ رکھے تھے۔ حضورؐ نے کدال لے کر تین دفعہ اس پتھر پر ماری تو وہ ریزہ ریزہ ہو گیا۔ ہر ضرب کے ساتھ ایک شعلہ نکلا اور عظیم فتوحات کی خوشخبریاں آپؐ کو دی گئیں۔
(سیرت ابن ہشام جلد 3 ص 704)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسوۂ محمدؐ کی پیروی کرتے ہوئے انفرادی اور اجتماعی وقار عمل کرنے اور وقار عمل کی حقیقی روح پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

بقیہ صفحہ 4

☆۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے وہ برگزیدہ رسول ہیں۔ جن کی تائید اور عزت ظاہر کرنے کے لئے خدا نے دنیا کو بڑے بڑے نمونے دکھائے ہیں۔ کیا یہ خدا کے ہاتھ کا کام نہیں۔ جس نے بیس کروڑ انسانوں کا محمدیؐ درگاہ پر سر جھکا رکھا ہے۔ اگرچہ ہر ایک نبی اپنی نبوت کی سچائی کیلئے کچھ ثبوت رکھتا تھا۔ لیکن جس قدر ثبوت آنجناب کی نبوت کے بارے میں جو آج تک ظاہر ہو رہے ہیں ان کی نظیر کسی نبی میں نہیں پائی جاتی۔ (ص 23)

☆۔ جب زمین گناہ اور پاپ سے پلید ہو جاتی ہے اور خدا کے ترازو میں بدکاریاں اور بدچلنیاں اور بے باکیاں نیک کاموں سے بہت بڑھ جاتی ہیں۔ تب خدا کی رحمت تقاضا کرتی ہے کہ ایسے وقت میں کسی اپنے بندے کو بھیج کر زمین کے فسادوں کی اصلاح کی جائے۔ بیماری طبیب کو چاہتی ہے۔ (ص 23,24)

☆۔ جب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی اصلاح کیلئے کھڑے ہوئے اور اپنی باطنی توجہ سے ان کے دلوں کو صاف کرنا چاہا تو ان میں تھوڑے ہی دنوں میں ایسی تبدیلی پیدا ہو گئی وہ وحشیانہ حالت سے انسان بنے اور پھر انسان سے مہذب انسان۔ اور مہذب انسان سے باخدا انسان۔ (ص 24,25)

☆۔ میں نہیں جانتا کہ ہمارے مخالفوں نے کہاں سے اور کس سے سن لیا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ خدا تو قرآن شریف میں فرماتا ہے:۔ لا اکراہ فی الدین۔ یعنی دین اسلام میں جبر نہیں۔ پھر کس نے جبر کا حکم دیا۔ اور جبر کے کون سے سامان تھے۔ اور کیا وہ لوگ جو جبر سے مسلمان کئے جاتے ہیں ان کا یہی صدق اور یہی ایمان ہوتا ہے کہ بغیر کسی تنخواہ پانے کے، باوجود دو تین سو آدمی ہونے کے، ہزاروں آدمیوں کا مقابلہ کریں اور جب ہزار تک پہنچ جائیں تو کئی لاکھ دشمن کو شکست دے دیں اور دین کو دشمن کے حملہ سے بچانے کے لئے بھیڑوں بکریوں کی طرح سر کٹا دیں، اور اسلام کی سچائی پر اپنے خون سے مہریں کر دیں۔ (ص 30)

☆۔ واضح ہو کہ اسلام کا بڑا بھاری مقصد خدا کی توحید اور جلال زمین پر قائم کرنا۔ اور شرک کا بکلی استیصال کرنا اور تمام متفرق فرقوں کو ایک کلمہ پر قائم کر کے ان کو ایک قوم بنا دینا ہے۔ (ص 31)

بقیہ صفحہ 5

چنانچہ ایک دن جب میں ہیوسٹن سے Galvaston شہر جا رہا تھا اور کار میں ریڈیو آن تھا کہ یکدم کانوں میں رس گھولنے والی پیاری سی آواز سنائی دی۔ یہ ریڈیو ہیوسٹن USA ہے۔ اب آپ امام جماعت احمدیہ کا خطاب سماعت فرمائیں۔

اس آواز کے سنتے ہی خاکسار کا دھیان پھر اس باغبان کی طرف چلا گیا۔ جس نے سو سال پہلے یہ بھی کہا تھا کہ اس درخت کے پھل دنیا کے کناروں تک پھیل جائیں گے۔

میں جب دنیا کے اس کنارے پر کھڑا یہ سب منظر دیکھ رہا تھا۔ میں نے سوچا۔ کتنا سچا تھا وہ باغبان۔ کتنا سچا تھا وہ باغبان۔

میرا نور شکل ہلال میں مرا حسن بدر کمال میں
کبھی دیکھ طرز جمال میں کبھی دیکھ شان جلال میں
رگ جاں سے ہوں میں قریب تر ترا دل ہے کس کے خیال میں
مجھے دیکھ طالب منتظر مجھے دیکھ شکل مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں تیری جبیں نیاز میں

واقفین نو کی تیاری

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

''واقفین نو کی فوج ہے اس پر آئندہ بیس سال تک بہت بڑی ذمے داریاں پڑنے والی ہیں۔ اور اس پہلو میں جماعت کے اس حصے کو نصیحت کرتا ہوں جس کو خدا تعالیٰ نے وقف نو میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائی کہ وہ تحریک جدید کی ہدایات کے مطابق اپنے بچوں کی تیاری میں پہلے سے زیادہ بڑھ کر سنجیدہ ہو جائیں اور بہت کوشش کر کے ان واقفین کو خدا تعالیٰ کی راہ میں عظیم الشان کام کرنے کے لئے تیار کرنا شروع کریں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم دسمبر 1989ء)

اطلاعات و اعلانات

انجینئرنگ میں خواہاں طلباء طالبات کے لئے ضروری اعلان

پاکستان انجینئرنگ کونسل کا مورخہ 22 دسمبر 2001ء کے روزنامہ ڈان میں طلباء و طالبات کی راہنمائی کے لئے ایک تفصیلی اعلان شائع ہوا ہے- اس کی روشنی میں تمام متعلقہ احباب خصوصاً وہ طلباء و طالبات جو گریجوایٹ انجینئرنگ پروگرام میں داخلہ کے خواہاں ہوں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ صرف درج ذیل انجینئرنگ کے ادارہ جات ہی پاکستان انجینئرنگ کاؤنسل سے منظور شدہ ہیں- ان ادارہ جات کے علاوہ کسی دوسرے انجینئرنگ میں داخلہ لیتے وقت طلباء و طالبات کے وسیع تر مفاد میں درخواست ہے کہ وہ پاکستان انجینئرنگ کاؤنسل سے راہنمائی حاصل کریں-

پنجاب

1- یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور
2- انسٹی ٹیوٹ آف کیمیکل انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی (پنجاب یونیورسٹی) لاہور
3- زرعی یونیورسٹی فیصل آباد
4- NFC انسٹی ٹیوٹ آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی ٹریننگ ملتان
5- کالج آف EFME راولپنڈی (NUST)
6- یونیورسٹی انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی ٹیکسلا
7- ملٹری کالج آف سگنلز راولپنڈی (NUST)
8- نیشنل کالج آف ٹیکسٹائل انجینئرنگ فیصل آباد
9- یونیورسٹی کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی (بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی) ملتان
10- NFC انسٹی ٹیوٹ آف انجینئرنگ اینڈ فرٹیلائزر ریسرچ فیصل آباد

NWFP

1- NWFP یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی پشاور
2- کالج آف ایروناٹیکل انجینئرنگ رسالپور (NUST)
3- ملٹری کالج آف انجینئرنگ رسالپور (NUST)
4- GIK انسٹی ٹیوٹ آف انجینئرنگ سائنسز اینڈ ٹیکنالوجی ٹوپی

سندھ

1- NED یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کراچی
2- انسٹی ٹیوٹ آف انڈسٹریل الیکٹرونکس انجینئرنگ (PCSIR) کراچی
3- مہران یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی جامشورو
4- پاکستان نیوی انجینئرنگ کالج کراچی
5- قائد عوام یونیورسٹی آف انجینئرنگ سائنسز اینڈ ٹیکنالوجی نواب شاہ
6- سندھ ایگریکلچر یونیورسٹی ٹنڈو جام
7- عثمان انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کراچی
8- سرسید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کراچی

بلوچستان

بلوچستان یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی خضدار

آزاد کشمیر

علی احمد شاہ یونیورسٹی کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی میرپور آزاد جموں و کشمیر

مزید معلومات کے لئے ویب سائٹ
www.pec.org.pk

نمایاں کامیابی

☆ مکرم محمد ارشد زبیر صاحب قائد مجلس پشاور روڈ، راولپنڈی کینٹ لکھتے ہیں میری بھانجی عزیزہ حراء مبشر بنت مکرم ڈاکٹر مبشر اقبال صاحب آف راولپنڈی نے کلاس پنجم کے بورڈ کے سالانہ امتحان منعقدہ مارچ 2001ء میں 562/600 نمبر حاصل کر کے اسلام آباد ماڈل کالج برائے طالبات اسلام آباد میں اول پوزیشن حاصل کی اور فیڈرل بورڈ میں چھٹی پوزیشن۔ مورخہ 17 اکتوبر 2001ء کو وفاقی وزیر تعلیم محترمہ زبیدہ جلال نے عزیزہ کو سند اور چھ نومبر 2001ء کو جناب ڈاکٹر عبدالقدیر نے ٹرافی دی- اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ عزیزہ کو مزید کامیابیوں سے نوازے

طبی معائنہ واقفین نو

محترم ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خاں صاحب نے ماہ نومبر 2001ء میں مندرجہ ذیل جماعتوں کے واقفین نو کا طبی معائنہ کیا اور مفید طبی مشورے دیئے-

مورخہ 12 نومبر 2001ء کو چک نمبر 79/R.B نواں کوٹ تحصیل احمد پور ضلع شیخوپورہ کے 22 واقفین نو

15 نومبر 2001ء کو محلہ نصرت آباد ربوہ کے 25 واقفین نو

29-30 نومبر 2001ء کو محلہ دارالفتوح ربوہ کے 156 واقفین نو

مورخہ 18 نومبر 2001ء کو دارالرحمت وسطی کے 55 واقفین نو اور دارالرحمت شرقی الف کے 45 واقفین نو

(نوٹ طبی معائنہ کے لئے والدین بچوں کا حوالہ نمبر ضرور ہمراہ لایا کریں-)

(وکالت وقف نو)

عیدالفطر سے قبل ربوہ میں شاندار وقار عمل

جمعۃ الوداع اور عیدالفطر سے قبل وقار عمل کے ذریعہ ربوہ کو ایک غریب دلہن کی طرح سجا دیا گیا تھا- اس سلسلہ میں رمضان المبارک میں خصوصی مہم کے تحت خدام الاحمدیہ ربوہ کی طرف سے وقار عمل کا سلسلہ شروع کیا گیا جس میں ربوہ کے کانٹے دار اور خود رو جھاڑیوں کی کٹائی اور بیوت الذکر کے ماحول کو صاف کیا گیا- مورخہ 13 دسمبر 2001ء بروز جمعرات بعد نماز فجر اقصیٰ چوک اور اس سے نکلنے والی شاہراہوں پر مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ، زعماء حلقہ جات اور منتظمین وقار عمل ربوہ کا ایک مثالی وقار عمل ہوا جس میں 150 اراکین شامل ہوئے-

مورخہ 14 دسمبر بروز جمعہ کو ربوہ بھر میں خدام الاحمدیہ کی طرف سے یوم صفائی منایا گیا جس میں سو فیصد حلقہ جات شامل ہوئے- بعض مقامات پر خدام و اطفال کے ساتھ انصار بھی وقار عمل میں شامل ہوئے- اس روز ربوہ میں سڑکوں پر پانی کے چھڑکاؤ کے علاوہ چونے سے لائننگ کی گئی- بجلی کے کھمبوں اور پودوں کے جنگلوں کو سفیدی کی گئی- گھروں کے سامنے صفائی اور گلیوں میں پانی سے چھڑکاؤ کیا گیا- جبکہ سڑکوں کے ساتھ جھاڑیوں کو تلف کیا گیا-

یوم صفائی میں 3540 خدام اور 3100 اطفال نے حصہ لے کر حقیقت میں اپنے شہر ربوہ کو ایک غریب دلہن کی طرح سجا دیا- اقصیٰ چوک میں چار مقامات پر ماحول کی صفائی کے حوالے سے تحریرات پر مبنی چار عدد بینرز بھی لگائے گئے ہیں-

درخواست دعا

مکرم محمد صدیق میمن صاحب مورو سندھ سے لکھتے ہیں- خاکسار کے بڑے بھائی مکرم ڈاکٹر محمد ارشد میمن صاحب امیر ضلع نوشہرو فیروز کو سینے کے درد کی وجہ سے سخت تکلیف ہوئی مرض کی تشخیص جاری ہے- صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے-

مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب آف نوکوٹ قریباً ایک ماہ سے فضل عمر ہسپتال میں بعارضہ قلب داخل ہیں- احباب سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے-

مکرم عبدالحمید طاہر صاحب معلم وقف جدید ناصر آباد جنوبی کی والدہ تقریباً 14 سال سے تمام جوڑ ناکارہ ہونے کی وجہ سے بستر پر ہیں خود اٹھنے سے قاصر ہیں اس کے علاوہ تین ماہ سے شدید کھانسی اور معدہ کی مختلف عوارض میں مبتلا ہیں- احباب سے درخواست دعا ہے-

مکرم مبشر احمد ضیاء صاحب محاسب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی بیٹی سیڑھیوں سے گر گئی ہیں چوٹیں آئی ہیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے-

مکرم ڈاکٹر سہیل مختار صاحب سمن آباد لاہور کی والدہ امۃ الحفیظ صاحبہ شدید بیمار ہیں احباب سے شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے-

مکرم سید منیر احمد صاحب بخاری گلشن اقبال کراچی عارضہ قلب کی وجہ سے شدید علیل ہیں- بائی پاس آپریشن کی وجہ سے اس کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے اور کامل شفایابی کے لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے-

مکرم منیر احمد شاہین صاحب مربی سلسلہ کے والد محترم جان محمد صاحب معلم وقف جدید شدید بیمار ہیں- ان کی صحت کاملہ و درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے-

تفصیل وفود زیارت مرکز

مورخہ 22 تا 23 ستمبر 2001ء تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ کے 50 واقفین نو 25 والدین اور 10 دیگر افراد زیارت مرکز کے لئے آئے-

مورخہ 29، 30 ستمبر 2001ء لاہور کے 4 حلقہ جات (شالامار ٹاؤن- باغبانپورہ- مصری شاہ اور سلطان پورہ) سے 45 واقفین نو 19 والد 35 مائیں زیارت مرکز کے لئے آئے-

13، 14 اکتوبر 2001ء سے حلقہ چنڈ بھروانہ ضلع جھنگ کے 30 افراد کے وفد نے زیارت مرکز کی-

11، 12 نومبر 2001ء چک نمبر 79-ر-ب نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ کے 21 واقفین نو 5 والد 18 مائیں اور 9 دیگر بچوں نے زیارت مرکز کی-

13 تا 15 نومبر 2001ء قلعہ کالر والا ضلع سیالکوٹ کے 21 واقفین نو 16 واقفات نو 17 والد 20 مائیں اور 3 دیگر افراد نے زیارت مرکز کی-

(وکالت وقف نو)

بقیہ صفحہ 2

12-30 p.m	سرائیکی درس حدیث
12-50 p.m	ایم ٹی اے سپورٹس
1-45 p.m	اردو کلاس
2-55 p.m	انڈونیشین سروس
3-25 p.m	بنگالی پروگرام
3-55 p.m	لجنہ میگزین
5-00 p.m	تلاوت- خبریں- درس ملفوظات
6-00 p.m	خطبہ جمعہ (براہ راست)
7-00 p.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
7-20 p.m	مجلس عرفان
8-15 p.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
9-10 p.m	چلڈرنز کارنر
10-05 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت
11-15 p.m	فرانسیسی پروگرام

خبریں

ربوہ: 29 دسمبر گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 7 اور زیادہ سے زیادہ 17 درجے سنٹی گریڈ

☆ سوموار 31 دسمبر- غروب آفتاب: 5-16

☆ منگل یکم جنوری 2002ء- طلوع فجر: 5-39

☆ منگل یکم جنوری 2002ء- طلوع آفتاب: 7-06

بھارتی فوج نے آزاد کشمیر پر فوری حملے کی اجازت مانگ لی

برطانوی اخبار ڈیلی ٹیلی گراف کے مطابق بھارت کی فوج نے وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی کی حکومت سے آزاد کشمیر پر فوری حملے کی اجازت مانگ لی ہے اخبار کے مطابق اس فیصلہ میں تاخیر بھارت کو مہنگا پڑے گی اور پارلیمنٹ پر حملہ کا بدلہ نہ لینے سے فوج کا مورال بھی گر جائے گا- بھارتی فوجی افسران آزاد کشمیر میں قائم مبینہ تربیتی کیمپوں پر بمباری اور ہیلی کاپٹروں کی مدد سے زمینی حملوں کے منصوبے بنا رہے ہیں- بھارتی افسران کا کہنا ہے کہ یہ آپریشن 30 سے 45 منٹ تک مکمل کیا جائے گا اور اس کا مقصد آزاد کشمیر میں پاکستانی فوجیوں کو مفلوج کرنا ہوگا- آپریشن کا مقصد جہادی کیمپوں کو تباہ کرنا ہے اور اس سے بڑے پیمانے پر جنگ یا ایٹمی تصادم نہیں ہوگا- نیز آزاد کشمیر پر حملہ پاکستان کے خلاف اعلان جنگ نہیں ہوگا- اس لئے امریکہ کا افغانستان پر حملہ کی مثال دی جا سکتی ہے-

فوجی گودام اسلحہ سے بھر دیئے گئے ہیں

چیئرمین پی او ایف بورڈ لیفٹیننٹ جنرل عبدالقیوم نے کہا ہے کہ قوم مطمئن رہے ہم نے گودام اسلحے سے بھر دیئے ہیں اور فوج کی تمام ضروریات کو پورا کریں گے- کسی بھی جارحیت کے نتیجہ میں ہمارا ازلی دشمن منہ کی کھائے گا- جنرل قیوم نے صحافیوں کو بتایا کہ پچاس سال قبل ایک اسلحہ ساز فیکٹری ملک میں تھی اور آج وہ فیکٹری 14 فیکٹریوں میں تبدیل ہوگئی ہے-

پاکستان جنگ شروع نہیں کریگا

صدر جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ پاکستان جنگ شروع نہیں کریگا لڑائی مسلط کی گئی تو جواب دیں گے- انہوں نے کہا پاک بھارت کشیدگی کے باوجود افغانستان کی سرحد پر تعینات فوجیوں کو وہاں سے نہیں ہٹایا جائے گا-

پاکستان اور بھارت جنگ سے گریز کریں عالمی برادری

عالمی برادری جس میں اسلامی کانفرنس تنظیم اور جی-8 ممالک بھی شامل ہیں نے پاکستان اور بھارت کے درمیان کشیدگی پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ دونوں ممالک جنگ سے گریز کریں اور تمام مسائل مذاکرات کے ذریعہ حل کریں گروپ 8 کا بیان روسی وزیر خارجہ نے ماسکو سے جاری کیا-

جنگ کا خطرہ رد نہیں کیا جا سکتا- پاکستان

صدر پاکستان کے پریس سیکرٹری اور آئی ایس پی آر کے ڈائریکٹر جنرل میجر جنرل راشد قریشی نے کہا ہے کہ پاک بھارت جنگ کے خطرے کو رد نہیں کیا جا سکتا- بھارت کے لئے اب خود کو پیچھے ہٹانا مشکل ہوگا- یہ بات انہوں نے پریس کانفرنس میں صحافیوں کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے کہی-

کھٹمنڈو میں واجپائی سے ملنے کو تیار ہوں

صدر پرویز مشرف نے کہا ہے کہ آئندہ ہفتے نیپال میں ہونے والی سارک سربراہ کانفرنس میں بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی سے ملنے کو تیار ہوں-

پی ٹی وی نے اسامہ کی ویڈیو ٹیپ کا اردو ترجمہ نشر کیا

گزشتہ دنوں میں امریکی اور دیگر چینلز کی طرف سے اسامہ بن لادن کی ویڈیو ٹیپ جاری کی گئی تھی جس میں اسامہ بڑے خوشگوار موڈ میں اپنے ساتھیوں سے محو گفتگو تھے اور مبینہ طور پر 11 ستمبر کی دہشت گردی کے پلان پر گفتگو کرتے دکھایا گیا- جمعہ کی رات پی ٹی وی نے اس فلم کو اردو ترجمہ کے ساتھ پی ٹی وی پر نشر کیا-

ربوہ اور گردونواح میں شدید دھند اور سردی کی لہر

ربوہ اور گردونواح میں شدید دھند کی وجہ سے سردی کی لہر آ گئی ہے- جس کی وجہ سے صبح کے وقت آمدورفت میں مشکلات درپیش آ رہی ہیں- شدید دھند کے باعث پنجاب میں پروازیں کئی کئی گھنٹے لیٹ ہونا شروع ہوگئی ہیں- کاروبار زندگی بری طرح متاثر ہوا ہے اور ٹرینوں کی آمدورفت میں بھی تعطل پڑا ہے- شدید دھند کے باعث پنجاب میں مختلف مقامات پر ٹریفک حادثات ہوئے ہیں- جس کے باعث 9 افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہو گئے ہیں-

پی آئی اے کا طیارہ اغوا کرنے کی کوشش ناکام

سیکیورٹی حکام نے اسلام آباد سے دبئی جانے والی پرواز PK233 میں سوار ہونے والے ایک شخص مشتاق حسین سے 12 بور پستول برآمد کر لیا- حکام کے حوالہ سے بتایا کہ ملزم نہ ہی لائسنس پیش کر سکا اور نہ ہی اسلحہ کے بارہ میں کوئی اطمینان بخش جواب دے سکا- ملزم کے خلاف پرچہ درج کر کے تحقیق شروع کر دی ہے-

کشمیر میں جہاد کرنے والی تنظیمیں دہشت گردی پھیلا رہی ہیں عاصمہ جہانگیر

پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان کی چیئر پرسن عاصمہ جہانگیر نے کہا ہے کہ خطے میں پرامن مذاکرات سے قبل ضروری ہے کہ نام نہاد جہاد کرنے والی تنظیموں پر پابندی لگائی جائے- انہوں نے کہا کہ کشمیر میں جہاد کے لئے جانے والی تنظیمیں دہشت گردی پھیلا رہی ہیں- انہوں نے مزید کہا کہ ملک کی 15 سماجی و انسانی حقوق کی تنظیمیں 31 دسمبر کو واہگہ بارڈر تک امن جلوس نکالیں گی-

بھارتی بحریہ اور فضائیہ کے سربراہ تبدیل

بھارتی جنگی تیاریوں کے حوالہ سے بھارت نے فوری طور پر بحریہ اور فضائیہ کے سربراہوں کو تبدیل کر دیا ہے- ائیر مارشل ایس کرشنا کو فضائیہ جبکہ ایڈمرل مدھوندر سنگھ کو نیول چیف لگا دیا گیا ہے-

ورکنگ باؤنڈری پر شدید جھڑپ سیالکوٹ

ورکنگ باؤنڈری پر دونوں ممالک کی سرحدی افواج کے درمیان دو طرفہ فائرنگ میں شدت آ گئی ہے- آزاد کشمیر کے دارالحکومت اور گردونواح میں طیارہ شکن توپیں نصب کر دی گئی ہیں اور پاکستان کے تمام ائیر پورٹس اور اہم تنصیبات پر ہنگامی حالت نافذ کر دی گئی ہے-

بھارت اسرائیل فوجی تعاون علاقائی استحکام کے خلاف ہے چین

چین نے بھارت اور اسرائیل کے درمیان بڑھتے ہوئے فوجی تعاون کو جنوبی ایشیا میں امن و استحکام کے خلاف قرار دیتے ہوئے اسرائیل کو انتباہ کیا ہے کہ وہ بھارت کو جدید ترین جاسوسی طیاروں کی فراہمی سے باز رہے-

بنکاک اور سنگاپور کیلئے پی آئی اے کی پروازیں معطل

قومی ائیر لائن پی آئی اے نے بھارت کی جانب سے فضائی حدود کے استعمال کے پابندی کے بعد پیدا ہونے والی صورتحال کے تحت بنکاک اور سنگاپور کے لئے اپنی پروازیں عارضی طور پر معطل کر دی ہیں- PIA کے حکام نے کہا ہے کہ ہم ہانگ کانگ کی طرف جانے کے لئے چین کی فضائی حدود استعمال کریں گے- ترجمان نے کہا کہ بھارتی پابندی کے باعث ایک ہفتے میں ہماری 30 پروازیں متاثر ہوں گی جبکہ اس کے مقابلہ پر بھارتی ائیر لائن کو 5 گنا زیادہ نقصان ہوگا- پاکستانی فضائی حدود سے ہر ہفتہ بھارت کی 111 پروازیں گزرتی ہیں جبکہ پی آئی اے کی طرف 23 پروازیں بھارت سے گزرتی ہیں-

نئی انتخابی فہرستوں کی تیاری مہم

یکم جنوری کو ملک بھر میں گھر گھر جا کر انتخابی فہرستوں کی تیاری کا کام شروع ہوگا جس کے لئے انتظامات مکمل کئے جا چکے ہیں- الیکشن کمیشن کے سیکرٹری حسن محمد نے بتایا کہ اگست 2002 تک یہ فہرستیں مکمل کر لی جائیں گی- فہرستوں کی تیاری کے سلسلہ میں اسسٹنٹ رجسٹریشن آفیسرز کو درجہ اول کے مجسٹریٹ کے اختیارات دیئے گئے ہیں-

بھارت سے آخری بس کی پاکستان روانگی

جمعہ کو بھارت کی طرف سے نئی دہلی سے دوستی بس سروس کی آخری بس روانہ ہوئی- بھارت نے یکطرفہ طور پر بس سروس بند کرنے کا اعلان کر دیا تھا-

زرمبادلہ کے ذخائر میں ریکارڈ اضافہ

پاکستان کے زرمبادلہ کے ذخائر پونے پانچ ارب ڈالر تک پہنچ گئے ہیں جو کہ ایک ریکارڈ ہے-

اکسیر بلڈ پریشر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
Fax:213966 ☎ 04524-212434

ہومیو پیتھک کتب
اردو اور انگریزی ہومیو پیتھک کتب دستیاب ہیں
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ

علیم الیکٹرک پوائنٹ
گھریلو الیکٹرک وائرنگ کا سامان بھی بازار سے بارعایت خرید فرمائیں اس کے علاوہ شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کیلئے عارضی لائٹ معیاری اور مناسب دام پر ہماری خدمات حاصل کریں راجیکی روڈ ربوہ فون نمبر 211291

پلاٹ برائے فروخت
ایک کنال پلاٹ واقع کھاتہ نمبر 416 قطعہ نمبر 12 بلاک نمبر 10 (شمالی حصہ) واقع محلہ دارالصدر شمالی ربوہ قابل فروخت ہے- خواہش مند احباب رابطہ فرمائیں- میاں اقبال احمد ایڈووکیٹ راجن پور فون نمبر 688624

ایم اے اکنامکس اور انگلش کی کلاسز کا اجراء
نیشنل کالج میں ایم-اے اکنامکس اور ایم-اے انگلش کی کلاسز کا اجراء کر دیا گیا ہے- ایم اے انگلش کے اوقات صبح 11:00 بجے تا 2:00 بجے ہیں- جبکہ ایم-اے اکنامکس کے اوقات بعد دوپہر 2:00 بجے تا 5:00 بجے ہیں- دونوں کلاسز میں چھ چھ طالبات کے داخلے ہو چکے ہیں- سٹوڈنٹ کم ہونے کی وجہ سے داخلہ 30 دسمبر تک کھلا رکھا جائے گا- خواہشمند فوری رابطہ کریں نیشنل کالج 23- شکور پارک ربوہ فون: 212034